Day: MOCK - 5 Date: 10.12.2025

میمونہ ارشد - 211

اسلامیات

سوال نمبر 2۔

عقیدۂ آخرت

1. تعارف:

آخرت سے مراد ہے بعد میں آنے والی زندگی۔ اور اس بعد میں آنے والی زندگی پر ایمان لانا عقیدۂ آخرت کہلاتا ہے۔ قرآن پاک میں بھی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ (القرآن)

عقیدۂ آخرت کی انسانی زندگی میں بہت اہمیت ہے۔ عقیدۂ آخرت سے انفرادی زندگی میں صبر و استقامت، عاجزی و انکساری، احساسِ ذمہ داری، حقیقی زندگی کو فوقیت، جذبہ خیر کا فروغ، بامقصد زندگی اور استقامتِ دین جیسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح عقیدۂ آخرت معاشرتی زندگی میں بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

2. عقیدۂ آخرت کا مفہوم اور اہمیت

عقیدۂ آخرت

سے مراد ہے اس بات پر ایمان لانا کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور ایک دن اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بسنے والی تمام مخلوقات کو مٹا دے گا اور پھر ان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور ان کے نامہ اعمال ان کے ہاتھ میں تھما دیے جائیں گے اور اس روز سزا اور جزا کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آخرت کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

"اور پھر تم سب قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے" (القرآن)

جو لوگ آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے انہیں یہ وعید سنائی گئی ہے کہ ان کے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا اور ان کے سب اعمال برباد ہو گئے" (القرآن)

Scanned with CamScanner

Day: Date:

3. عقیدۂ آخرت کی انسانی زندگی میں اہمیت

3.1 انفرادی زندگی میں اہمیت

3.1.1 صبر واستقامت :

عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے والے انسان میں صبر واستقامت پیدا ہوتی ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ یہ دنیاوی تکلیفیں اور مصیبتیں عارضی ہیں۔ ہمیشہ کیلئے رہنے والی تو صرف آخرت کی زندگی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"اور جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"
(القرآن)

3.1.2 عاجزی وانکساری :

یوم آخرت پر ایمان لانے سے انسان میں عاجزی وانکساری پیدا ہوتی ہے کیونکہ غرور وتکبر اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے :

"رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔"
(القرآن)

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

3.1.3 حقیقی زندگی کو فوقیت :

آخرت پر یقین رکھنے والا انسان دنیاوی زندگی کو ترجیح نہیں دیتا۔ اس کا یہ ایمان ہے کہ دنیاوی زندگی تو محض دھوکہ ہے اور جلدی ختم ہونے والی ہے۔ اسے آخرت کے لیے تیار رکھتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے:

"یہ دنیا کی زندگی تو محض چند روزہ ہے، ہمیشہ کے قیام کی جگہ تو آخرت ہے" (القرآن)

3.1.4 احساس ذمہ داری :

یوم آخرت پر ایمان لانے سے انسان میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ روز قیامت اس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں جوابدہ ہونا پڑے گا۔ حضرت محمد ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے

"تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اس سے اسکی ذمہ داری سے متعلق پوچھا جائے گا۔"

3.1. جذبہ خیر کا فروغ :

عقیدۂ آخرت سے جذبہ خیر کو فروغ ملتا ہے۔ آخرت میں جوابدہی کا احساس انسان

Day: Date:

کو نیکی کی طرف مائل کرتا ہے اور برائی سے دور لے جاتا ہے ۔ کیونکہ نیک لوگوں کو قیامت کے روز کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے" (القرآن)

3.2 ۔ اجتماعی زندگی میں اہمیت

3.2.1 عدل و انصاف کا فروغ:

لوم آخرت پر ایمان لانے والے لوگ معاشرے میں عدل و انصاف کو فروغ دیں گے ۔ یہ جذبہ معاشرے میں ظالم کو ظلم کرنے سے باز رکھے گا اور معاشرے میں باہمی ہم آہنگی کو فروغ ملے گا ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے" (القرآن)

3.2 اعلیٰ اقدار کا فروغ:

آخرت پر یقین سے معاشرے میں تمام افراد میں اعلیٰ اقدار کو فروغ ملے گا جیسے کہ ایثار، ہمدردی، حسنِ سلوک وغیرہ۔

Day: Date:

3.2.3 باہمی ہمدردی کا جذبہ:

عقیدۂ آخرت سے معاشرے میں باہمی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گا۔ لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں اور حسنِ سلوک کا معاملہ اختیار کرتے ہیں اس امید سے کہ روزِ قیامت یہ سب اعمال ان کی بخشش کا ذریعہ بنیں گے حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے:

"تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔" (حدیث)

3.2. مثالی معاشرہ:

آخرت کے روز پر ایمان سے جب معاشرے کے افراد میں اعلیٰ اقدار فروغ پائیں گی، ظالم ظلم سے اجتناب کرے گا اور لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں گے تو ایک مثالی معاشرے کا قیام عمل میں آئے گا۔

Scanned with CamScanner

Day: ________ Date: ________

حاصل بحث:

عقیدۂ آخرت سے مراد ہے قیامت کے روز پر ایمان لانا۔ عقیدۂ آخرت کی اہمیت اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر بیان کی ہے۔ عقیدۂ آخرت کو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بہت اہمیت حاصل ہے۔

سوال نمبر 5۔ خواتین کے حقوق

تعارف:

اسلام نے جہاں تمام انسانوں کو بنیادی حقوق عطا کیے ہیں وہیں خواتین کو خصوصی مقام و مرتبہ سے نوازا ہے۔ اسلام نے خواتین کو جو حقوق مہیا کیے ہیں ان میں زندگی کا حق، عزت کا تحفظ، معاشی حقوق، تعلیم کا حق، سیاسی حقوق اور دیگر شامل ہیں جو انہیں مقام و مرتبہ میں منفرد بناتے ہیں۔ اسلام نے ان حقوق کو پورا کرنے پر بھی زور دیا ہے۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

اسلام میں خواتین کی حیثیت اور حقوق

زندگی کا حق:

اسلام سے قبل لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیا جاتا تھا لیکن اسلام نے عورت کو زندگی کا حق دیا۔ اور کسی ناحق جان کو قتل کرنا پوری انسانیت کو قتل کرنے کے برابر قرار دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے:

"جس نے کسی کو ناحق قتل کیا تو گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔" (القرآن)

عزت کا تحفظ:

اسلام نے عورت کی عزت کا تحفظ بھی یقینی بنایا۔ ماں، بہن، بیوی، بیٹی ہر روپ میں عورت کو عزت دی۔ اسلام نے مرد کو عورت کی عزت کا محافظ مقرر کیا۔ اور مسلمان مردوں کو یہ تنبیہ کی گئی کہ نامحرم عورتوں کی طرف بری نظر سے نہ دیکھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے:

"مسلمان مردوں سے کہہ دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔" (القرآن)

تعلیم کا حق:

اسلام نے عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا بھی حق دیا ہے کیونکہ تعلیم سے عورت اور معاشرہ سنوار سکتی ہے۔ مرد کی تعلیم صرف ایک اسی کو فائدہ پہنچاتی ہے جبکہ عورت تعلیم یافتہ ہو تو نسلیں سنور جاتی جاتی ہیں۔ حضرت محمدؐ نے تعلیم مرد اور عورت دونوں پر فرض کی ہے۔ محمدؐ کا ارشاد ہے:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔"

حق معاش:

اللہ نے عورت کو معاشی تحفظ فراہم کیا ہے اور اس کے نان و نفقہ کی ذمہ داری مرد پر ڈالی ہے۔ لیکن حیا کے دائرے میں رہتے ہوئے عورت کو اجازت ہے کہ کما سکتی ہے۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ نے شفا بنت عبداللہ کو مارکیٹ انچارج مقرر کیا۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حق مہر کے ذریعے بھی عورت کو معاشی تحفظ دیا ہے۔

Day   Date:

حقِ وراثت :

اسلام سے قبل عورت کو اس کے حقِ وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عورت کو بحیثیت ماں، بیوی، بیٹی غرضیکہ ہر روپ میں وراثت کا حقدار بنایا ہے۔ عورت کو مرد کے مقابلے میں نصف حصہ ملتا ہے کیونکہ معاشی ذمہ داریاں مرد پر ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں وراثت کے معاملے کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

سیاسی حقوق :

اسلام نے خواتین کو بے شمار سیاسی حقوق بھی عطا کیے ہیں۔

• ووٹ کا حق :

اسلام میں شروع سے ہی خواتین کو یہ حق حاصل ہے۔ حضرت عثمان غنی رض کے انتخاب کے وقت حضرت عبدالرحمن بن عوف رض نے گھر گھر جا کر خواتین سے رائے لی کہ ان کا ووٹ کس کی طرف ہے۔

• مقننہ میں نمائندگی :

خواتین کو مقننہ میں نمائندگی کا حق بھی حاصل ہے۔ حضرت عمر رض کی مجلسِ شوریٰ میں خواتین بھی شامل تھیں۔

Day: Date:

سفارتی منصب :

حضرت عثمان رض نے اپنے دور میں حضرت ام کلثوم بنت علی رض کو سفارتی مشن پر روم بھیج کر مثال قائم کر دی۔

اسلام میں خواتین کی حیثیت

عورت بحیثیت ماں :

اسلام نے ماں کے روپ میں عورت کو بہت اعلیٰ مقام و مرتبہ سے نوازا ہے۔ عورت بے شمار تکالیف اٹھا کر بچے کو اس دنیا میں لاتی ہے اسی لیے اسلام میں جنت بھی ماں کے قدموں کے نیچے رکھ دی گئی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد کا مفہوم ہے:

"جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے"

عورت بحیثیت بیوی :

عورت کو بیوی کی حیثیت سے بھی عزت و احترام اور بلند مرتبہ سے نوازا گیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ خود ازواج مطہرات کے ساتھ گھر کے کام کاج میں مدد فرماتے تھے اور حسن سلوک کا معاملہ اختیار کرتے تھے۔

Day:

Date:

حضرت محمدؐ کے ارشاد کا مفہوم ہے:

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے بہتر ہو، اور میں تم سب میں سے اپنے اہل وعیال کے لیے بہتر ہوں۔"

عورت بحیثیت بیٹی:

اسلام سے قبل بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا لیکن اسلام نے بیٹی کو رحمت قرار دیا اور اس کی جان کا تحفظ یقینی بنایا۔ اسلام میں بیٹیوں کی اچھی تعلیم و تربیت اور پرورش کرنے پر جنت کی بشارت دی گئی۔ حضرت محمدؐ کے ارشاد کا مفہوم ہے:

"جس شخص نے اپنی دو بیٹیوں کی اچھی پرورش کی تو اس کی وہ بیٹیاں قیامت کے روز اس کے لیے جہنم سے ڈھال بنیں گی۔"

حاصل بحث:

اسلام سے قبل عورتوں کے کوئی حقوق نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ خواتین کو بہت سے حقوق عطا کیے ہیں اور انہیں ماں، بہن، بیوی، بیٹی ہر روپ میں بلند مرتبہ عطا کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

سوال نمبر 7 حالتِ زوال کے اسباب

تعارف:

مسلم امت عصرِ حاضر میں زوال کا شکار ہو چکی ہے۔ اور مسلم امت کے اس حالتِ زوال کے بہت سے اسباب ہیں۔ ان میں معاشی بدامنی، امرِ عامہ، اور فرقہ واریت جیسے اسباب شامل ہیں۔ مزید برآں انتہا پسندی، تعلیم سے دوری، اخلاقی انحطاط، اور حقوقِ نسواں سے انحراف جیسے بھی اسباب ہیں۔ ان اسباب کو دور کرنے کے لیے اتحادِ امت، تعلیم و تربیت، معاشی استحکام، عدل و انصاف اور اخلاقی اقدار کا فروغ ضروری ہے۔

مسلمان امت کے حالتِ زوال کے اسباب

معاشی بدامنی:

ذخائر کی دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود بھی مسلمان امت معاشی بدحالی کا شکار ہے۔ غربت اور بے روزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ سود اور دولت

Day: Date:

کی غیر منصفانہ تقسیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا حکم اسی لیے دیا تھا تاکہ دولت کی منصفانہ تقسیم ہو سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے:

"تاکہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے"
(القرآن)

فرقہ واریت اور انتہا پسندی:

مسلمان امت اس وقت شدید فرقہ واریت کا شکار ہو چکی ہے۔ مسلمان شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی جیسے فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اپنے فرقے کو درست مانتے ہیں اور پھر انتہا پسندی میں ایک دوسرے کی جان کے دشمن بن چکے ہیں۔ یہ سب قرآن و سنت سے دوری کی وجہ سے ہے۔ حضرت محمد ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے:

"ان دو چیزوں کو تھامے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ایک میری کتاب اور دوسری میری سنت"

امن عامہ کا مسئلہ:

اس وقت پوری دنیا بالخصوص مسلمان امت بدامنی کا شکار ہے۔ ہر طرف

Day: Date:

قتل و غارت، دہشتگردی اور جنگ کی سی صورتحال ہے۔

تعلیم سے دوری:

حالت زوال کا ایک اور سبب مسلمان امت کی جدید تعلیم سے دوری ہے۔ غیر مسلم تعلیم کی دوڑ میں بہت آگے نکل چکے ہیں جسکی وجہ سے مسلمانوں کو ان پر انحصار کرنا پڑتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"کیا جاننے والا اور نہ جاننے والا برابر ہو سکتے ہیں؟" (القرآن)

اخلاقی انحطاط:

مسلمانوں کی حالت زوال کا ایک بڑا سبب اخلاقی انحطاط ہے۔ مسلمان اخلاقی اقدار کو بھول چکے ہیں اور مسلمانوں میں جھوٹ، کینہ، رشوت خوری، بغض اور حسد جیسی برائیاں عام ہو چکی ہیں۔

حقوق نسواں سے انحراف:

مسلم امہ کے زوال کی ایک اور بڑی وجہ خواتین کے حقوق پورے نہ کرنا ہے۔ غیرت کے نام پر قتل، گھریلو تشدد اور جہیز نہ لانے پر مار دینا وغیرہ جیسے واقعات میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

مغربی ثقافتی یلغار:

مسلمان امت کے زوال کی ایک بڑی وجہ مغربی ثقافتی یلغار ہے۔ مسلمان اپنے رسم و رواج اور تہذیب و ثقافت کو چھوڑ کر مغربی تہذیب و ثقافت کو اپنا رہے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے" (القرآن)

اسباب کو دور کرنے کی تجاویز

اتحادِ امت:

مسلمانوں کے عروج کے لیے ان کا متحد ہونا بہت ضروری ہے۔ مسلم امہ کو چاہیے کہ فرقہ واریت کو چھوڑ کر ایک اللہ کے ماننے والوں میں شامل ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کو اپنا لیں۔ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے:

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو" (القرآن)

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

تعلیم وتربیت کا فروغ:

مسلمان امت کو چاہیے کہ تعلیم وتربیت کو فروغ دیں۔ جدید سائنس و ٹیکنالوجی اور ریسرچ انسٹی ٹیوشنس کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور کائنات پر غور و فکر کرو"۔ (القرآن)

اس کے علاوہ خواتین کو بھی تعلیم میں برابری کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

معاشی استحکام:

معاشی استحکام کے لیے ضروری ہے کہ تمام مسلم ممالک اپنی اقتصادی پالیسی اپنائیں اور سود کا خاتمہ کیا جائے جبکہ تجارت کو فروغ دیا جائے۔

عدل وانصاف:

مسلم امہ کے استحکام کے لیے ضروری ہے کہ عدل وانصاف کو فروغ دیا جائے۔ عالمی عدالت کی طرز پر اسلامی عدالت انصاف کا قیام عمل میں لایا جائے اور انصاف کا نظام ایسا ہونا چاہیے جہاں قانون سب کے لیے یکساں ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Scanned with CamScanner

"اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔" (القرآن)

اخلاقی اقدار کا فروغ:

مسلمان امت کو اعلیٰ اخلاقی اصولوں کی پاسداری کرنی چاہیے۔ جھوٹ، بغض، کینہ، حسد اور بددیانتی جیسے برے اخلاق کو ترک کرنے کے لیے اجتماعی کوشش بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اخلاقی اصولوں اور قرآن و سنت کی تعلیم دی جائے۔ حدیث نبوی کا مفہوم ہے:

"مومنوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔"

حاصل بحث:

مسلمان امت کی حالت زوال کے پیچھے بہت سے اسباب ہیں، جن میں معاشی بدامنی، فرقہ واریت، تعلیم سے دوری اور اخلاقی انحطاط وغیرہ ہیں۔ ان کا حل امت کے اتحاد، عدل و انصاف، تعلیم و تربیت اور اخلاقی اقدار کے فروغ سے ہی ممکن ہے۔

Scanned with CamScanner